مکمل تاریخ یعنی یہ کہ عہد نبوت میں قرآن مجید کی ترتیب و تدوین کس طرح ہوئی۔ عہدِ صحابہ میں اس کی کیا صورت ہوئی سبعۃ احرف کے اختلاف کی نوعیت کیا تھی۔ پھر فن کے ائمہ کبار جن پر قرأت سبعہ و عشرہ کا دارومدار ہے۔ ان کے سوانح حیات اور کارنامے۔ اس کے بعد صدی بصدی اس فن میں جو تصنیفات ہوئی ہیں ان کا تذکرہ اور پھر ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے لے کر عصر حاضر تک طریقت اور تصوف کے جو سلسلے رہے ہیں ان کو مختلف ادوار میں تقسیم کرکے ہر دور میں اس فن کے ساتھ گرویدگی اور ارباب فن کا تذکرہ۔ یہ سب چیزیں بیان کی گئی ہیں۔ دوسری جلد کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے لے کر ۱۳۱۱ھ تک کے زمانہ کو مختلف حکومتوں اور سلطنتوں کے عہد پر تقسیم کیا ہے اور پھر ہر عہد میں سلاطین و اعیان حکومت نے اس فن کی جو قدردانی کی اور اس میں فنِ قرارت کے جو اساتذہ یا علما پیدا ہوئے ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ قارئین کے لئے یہ امر دل چسپی کا باعث ہوگا کہ اس جلد میں گولکنڈہ اور بیجاپور کے سلاطین کے علاوہ مغل بادشاہوں میں جہانگیر۔ اورنگ زیب۔ عالمگیر۔ شاہ عالم ثانی۔ اکبر شاہ ثانی۔ اور بہادر شاہ ظفر و بیگمات شاہی اور شہزادیوں میں جہاں آرا بیگم۔ ثریا بیگم زیب النساء۔ بدر النسا۔ اور خادریہ بادشاہ بیگم۔ اور ہمارے زمانے کے مشاہیر میں سر سید احمد خاں۔ مولانا حالی۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال اور مولانا ابو الکلام آزاد ان سب کا تذکرہ بحیثیت قاری کے کیا گیا ہے۔ تیسری جلد ان قاریوں کے تذکرہ کیلئے مخصوص ہے جو زمانۂ حال سے تعلق رکھتے ہیں۔ غرض کہ پوری کتاب بڑی دل چسپ اور معلومات افزا ہے۔ پھر فاضل مولف اشخاص و افرادِ متعلقہ کی زندگی کے دوسرے گوشوں، علمی و ادبی کمالات اور اخلاقی و عملی اوصاف کا بھی تذکرہ کرتے گئے ہیں اور زبان و بیان شگفتہ اور سہل ہے۔ اس بنا پر اس کا مطالعہ ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوگا۔ ارباب ذوق کو اس کی قدرشناسی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

مقدمۂ شرح از جناب مولانا محمد شفیع صاحب حجۃ اللہ الانصاری فرنگی محلی۔ تقطیع متوسط ضخامت ۵۲ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر قیمت عہ رپتہ:۔ مجیدی پریس چٹکا پور۔ کانپور۔